

## 287395-کاروباری شرکت میں ایک شخص نے پیسہ لگایا اور دوسرے نے جگہ تیار کر کے سیٹ اپ لگا کر کام کرنا تھا؛ تو نقصان ہونے پر کس کے ذمے گلے گا؟

سوال

میں نے اپنے دوست کے ساتھ مل کر جانوروں کی خرید و فروخت کے لیے تجارتی شرکت داری قائم کی، طریقہ کاریہ تھا کہ : دوست نے پیسہ لگانا تھا، میں نے جگہ تیار کر کے فراہم کرنی تھی اور کام بھی میں نے کرنا تھا۔ نفع اور نقصان دونوں میں برابر تقسیم ہونا تھا۔ لیکن جب کاروبار ختم ہوا تو جانوروں کے ریٹ گر جانے کی وجہ سے ہمیں تجارت میں نقصان اٹھانا پڑا۔ آپ کے بیان کردہ فتوے کو دیکھا تو مجھے علم ہوا کہ خسارے کو ہم برابر تقسیم نہیں کریں گے، خسارہ اسی کا ہو گا جس کا سرمایہ ہو گا، تواب ہم کیا کریں؟ کیا یہ ممکن ہے کہ میں اسے خسارے کی آدمی رقم دے دوں تاکہ اسے نقصان زیادہ نہ ہو۔ اور اگر ہم اس تجارتی منصوبے کو آگے لے کر چنانچا ہیں تو کیا ہمارے لیے یہ جائز ہے کہ ہم مزید جانوروں خریدیں اور اس کے لیے پہلے منافع میں سے اصل سرمایہ کی رقم منہا کریں پھر باقیہ رقم کو منافع قرار دیں، گویا کہ ہمارا کاروبار ابھی ختم ہوا ہی نہیں تھا بلکہ تسلسل سے جاری ہے؟

پسندیدہ جواب

اول :

شرکت داری میں اصول یہ ہے کہ : خسارہ رأس المال کے برابر ہوتا ہے جب کہ منافع باہمی اتفاق کے مطابق تقسیم کیا جاتا ہے۔

چنانچہ اگر دو لوگ اپنا مال شامل کر کے کاروباری شرکت قائم کرتے ہیں تو دونوں میں خسارہ ان کے سرمائے کے مطابق تقسیم ہو گا۔

اور اگر سرمایہ ایک شرکیک کا ہو، دوسرے کی محنت ہو تو پھر مالی خسارہ سرمایہ دار کا ہو گا، جبکہ محنت والے کی محنت ضائع ہو گی، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ دوسرا فریق عمدائستی یا زیادتی نہ کرے، اگر کی تو وہ بھی مالی خسارے میں شامل ہو گا۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ "المغنی" (22/5) میں کہتے ہیں :

"کاروباری شرکت داری میں خسارہ بہر فریق پر اس کے سرمائے کی مقدار کے برابر ہو گا، چنانچہ اگر دونوں کے سرمائے کی مقدار برابر ہو تو خسارے میں بھی برابر کے شرکیک ہوں گے، اور اگر دونوں میں ایک تھانی کا تناسب ہو تو پھر خسارہ بھی ایک تھانی کے تناسب سے ہو گا۔ اس حوالے سے ہمیں اہل علم کے کسی اختلافی موقف کا علم نہیں ہے، یہی موقف امام ابوحنیفہ اور شافعی وغیرہ کا ہے۔۔۔۔"

مضاربہ کی صورت میں خسارہ صرف سرمایہ دار پر ہو گا، مزدوری کرنے والا خسارے میں شامل نہیں ہو گا؛ کیونکہ خسارے کا مطلب ہے کہ سرمائے میں کسی تو سرمائے میں کسی صرف سرمایہ دار کی ہی ہو گی۔ محنت کرنے والے کو خسارے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ لہذا خسارہ صرف سرمایہ دار پر ہی ہو گا۔ مضاربہ میں دونوں صرف نفع میں شرکیک ہوتے ہیں۔ "ختم

شد

اور اگر آپ کے ساتھی نے اپنا سرمایہ لگایا، آپ نے جگہ اور جگہ کی تیاری اور محنت پیش کی، جگہ اور اس جگہ کی تیاری کی مزدوری آپ نے وصول نہیں کی تو:

اگر تو جگہ اور جگہ کی تیاری آپ نے بلا معاوضہ تجارت میں شامل کی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور اس صورت میں آپ خسارے میں شرکیک نہیں ہوں گے۔

اور اگر آپ دونوں نے اس چیز کا نیال رکھا چنانچہ جگہ کا کرایہ اور اس کی تیاری کے اخراجات بطور سرمایہ شامل کیے گئے تو ایسے میں جگہ کا کرایہ دیکھا جائے گا کہ آپ نے اس شرکت میں سرمایہ اور محنت دونوں شامل کی میں تو پھر آپ اس شرکت داری میں ہونے والے نقصان میں اپنے سرمائی کے برابر شریک ہوں گے، جیسے کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

لہذا اگر آپ کے دوست نے 10 ہزار روپے تھے، اور جگہ کا کرایہ اور تیاری 2 ہزار کے برابر تھی تو آپ اس کا روپاری میں 2 ہزار اور محنت کے ساتھ شریک تھے، اس صورت میں آپ نقصان کا پانچواں حصہ اٹھائیں گے، کیونکہ آپ کا سرمایہ دوست کے مقابلے میں 20 فیصد یعنی پانچواں حصہ بتتا ہے۔

آپ کے دوست پر لازم ہو گا کہ جو اس نے زائد وصول کریا ہے آپ کو واپس کرے۔

اگر آپ چاہیں تو خسارے میں سے آدھے کی ذمہ داری خود لے لیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے یہ آپ کی اپنی مرضی ہے اور اپنے دوست کے ساتھ ہمدردی اور احسان ہے۔

لیکن یہ جائز نہیں ہے کہ آپ آندہ کاروباری شرکت کے عمد میں اسے بطور شرط ذکر کریں۔

دوم:

اگر آپ اپنے تجارتی منصوبے کو جاری رکھنا چاہیں اور مزید جانور خریدنے کا ارادہ رکھتے میں تو پہلے سابقہ منصوبے کو مکمل بند کریں، آپ کا دوست اور آپ دونوں ہی اپنا اپناراہس المال لائیں اور نئے سرے سے معاهدہ یوں ہو کہ خسارے کی تقسیم سرمایہ کاری کے مطابق ہو گی۔

ہم پہلے منصوبے کو بند کرنے کا اس لیے کہہ رہے ہیں کہ اگر آپ کے دوست کے ذمہ بقايا جات ہوں۔ یعنی اگر آپ کے ذمہ بقايا جات سابقہ تفصیلات کی روشنی میں ہوں۔ تو آپ ان بقايا جات کو نئی شرکت داری میں بطور سرمایہ شامل نہیں کر سکتے؛ کیونکہ شرکت داری کے لیے شرط ہے کہ رأس المال یعنی چیز ہو، بقايا جات [کی شکل میں نہ ہو۔

جیسے کہ "کشف القناع" (497/3) میں ہے کہ:

"شرکت کی شرائط میں یہ بھی شامل ہے کہ: مختار بہت کی طرح سرمایہ حقیقی طور پر موجود ہونا لازم ہے، تاکہ کام فوری شروع ہو سکے اور صحیح معنوں میں شرکت داری ہو، لہذا اگر مال موجود نہ ہو، یا کسی کے ذمہ بقايا جات کی شکل میں نہ ہو تو شرکت داری صحیح نہیں ہو گی؛ کیونکہ اس طرح شرکت داری کا اصل مقصد فوری کاروباری سرگرمیاں شروع نہیں ہو سکیں گی۔"

ختم شد

اسی طرح "الموسوعة الفقهية" (48/26) میں ہے کہ:

"پہلی شرط: رأس المال یعنی ہو، کسی کے ذمہ بقايا جات کی شکل میں نہ ہو؛ کیونکہ شرکت داری کی صورت میں ہونے والی تجارت کا مقصد نفع کرنا ہوتا ہے اور نفع قرض کے ذریعے نہیں کرایا جاسکتا، لہذا شرکت داری کے لیے مطلوب سرمایہ قرض کی صورت میں ہو تو شرکت داری کا اصل مقصد ہی پورا نہیں ہو گا۔" ختم شد

والله اعلم